نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ‌عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول عـــہ

نمبر ۳ - جلد ۱۰ — لودیانہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۲ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل نے اپنے فوجی حکام جلال آباد و علی مسجد کے پاس احکام بھیجدئے ہیں کہ ہم موسم بہار میں ہندوستان میں جاوینگے سامان رسد تیار کرو = فرانس کی ۳۰ ہزار فوج ٹیونس اور ۱۵ ہزار بیرونجات میں رہیگی = زار روس ماہ مئی ۱۸۸۲ء کے اول ہفتہ میں شہر ماسکو میں تخت نشین ہونگے = میر یحیےٰ ابھی امیر کابل کے ہاتھ نہیں آیا مگر اُسکے عیال و اطفال قید خانہ میں ڈالدئے ہیں = مصر کی آبادی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ کم کی تھی ہوئی ہے = امریکہ میں ۳۹۰ عورتیں ڈاکٹری کا کام کرتی ہیں = ناگپور کے مہاراجہ صاحب کا انتقال ہو گیا ہے = کلکتہ کے محکمہ منی آرڈر میں کچھ غبن ثابت ہوا ہے = لنڈن کے اخبار ٹیلیگراف کے مالک نے ۳۰ لاکھ روپیہ کی لاگت کا ایک مکان اپنے کارخانہ کے لئے بنوایا ہے = جاپان میں اسوقت ۲۲۵ اخبار شایع ہوتے ہیں = سرکار کو اپریل ۱۸۸۱ء سے نومبر ۱۸۸۱ء تک ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ نمک کے محصول سے وصول ہوا = زار روس کے قتل کی ایک اور سازش ہوئی تھی جسمیں مجرم گرفتار ہو کر اقبالی ہو گئے ہیں = پارلیمنٹ انگلستان کا اجلاس ۷ فروری کو ہوگا = خبر آئی ہے کہ شاہ برہما کا انتقال ہو گیا ہے = لنڈن میں عنقریب برقی لیمپ جاری ہونیوالی ہے = روسیوں نے حکم جاری کیا ہے کہ فوج کے تمام افسر و سپاہی ریل کا انجن چلانا سیکھیں = مصر کے حکام اس تجویز میں مصروف ہیں کہ ہندوستانیوں کو اپنے ملک میں آیندہ کو نہ آنے دیویں = احمد نگر کے قحط زدہ لوگوں کی امداد کیواسطے گورنمنٹ بمبئی نے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا ہے = روسی فوج بخارا کی سرحد پر بھی مقیم ہے = کلجا علاقہ چین میں روس کیطرف سے اشتہار جاری کئے گئے ہیں کہ جسکا دل چاہے ہماری سلطنت میں آ کر آباد ہووے = چین سے ایک سفارت روس میں اس غرض سے گئی ہے کہ سرحد کے معاملہ کو بہت جلد فیصل کیا جاوے = جو جہاز برسٹل سے نیویارک کو جا رہا تھا وہ غرق ہو گیا ہے = جنگ افغانستان کے تمغے عنقریب تقسیم ہوا چاہتے ہیں = سینٹ پال کے گرجا گھر کیواسطے ایک گھنٹہ بنوایا ہے جسکا وزن ۲۰۰، ۴ من ہے = کمسرئیٹ سرکار پونے ۷۰۰ بیل اور ۱۰۰ گھوڑے ایک دن میں نیلام کردئے = مقام نکودر ضلع جالندھر کے ایک ۷۰ سالہ بڈھے نے چھ ہزار روپیہ دیکر ایک کم سن لڑکی بیاہی ہے = ڈھنگکنو کے باشندے مانٹیگرو والوں کے ظلموں سے سخت تکلیف میں ہیں = قاہرہ کے گورنر جنرل پرنس حسکم توفیق پاشا کی جگہہ مقرر ہوئے ہیں = فیروزپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا ہے کہ شہر میں کوئی بھی بغیر ٹیکٹ کے نہ رہنے پاوے = علاقہ مہاراجہ کوہ سٹرا میں چاندی کی ایک کان برآمد ہوئی ہے = سال گذشتہ میں ممالک مغربی و شمالی سے ۱۰ ½ لاکھ من روئی باہر کو گئی اور ۵ لاکھ ۳۰ ہزار من روئی کا کپڑا باہر سے وہاں آیا = کشمیر کی زراعت کو برف باری نے تباہ کر دیا ہے = یورپ کا کوہ آتش فشاں آتشبازی کے آثار دکھلا رہا ہے = قیروان میں فرانس کے لشکر کو مہلک وبا نے گھیر رکھا ہے = سید سلیمان نے ۳۰۰ آدمیوں کی جماعت پر مقام کریڈا اور صیدا میں جو ٹیونس میں واقع ہے حملہ کیا = فرانس کی فوج نے ٹیونس کا وزیر قید کر لیا ہے = یونان کا سرحدی معاملہ جو سلطان روم کے ساتھ تھا فیصل ہو گیا ہے = باسینا کے اہل اسلام سلطان روم کی سلطنت سے نکلکر یونان میں آباد ہونا چاہتے ہیں = روسی ڈاکخانہ جو خاص قسطنطنیہ میں ہے اُسکے اٹھانے کی بابت سلطان نے وزرا سے مشورہ کیا ہے = فوج انگریزی میں مشرقی تعلیم کا زیادہ رواج ہوگا = شاہ اسٹریا اور اٹلی میں عنقریب ملاقات ہوا چاہتی ہے = زنجبار سے ۱۵۰ آدمی مسٹر اسکر اجرس صاحب کے ہمراہ ہوئے ہیں تاکہ مسٹر اسٹینلی کے شریک ہو کر دریا کونگو کا مبدا تلاش کریں = لاہور کی نمائشگاہ میں مہاراجہ الور نے سلسلۂ گلستان قیمتی ۱ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی براے ملاحظہ ناظرین کے بھیجی ہے - یہہ کتاب ۱۲ سال میں تیار ہوئی تھی = زمینداور کے باشندے امیر کابل سے باغی ہو گئے ہیں = جلال آباد کا حاکم ظلم کے ساتھ امیر صاحب کیواسطے رسد جمع کر رہا ہے = برہما والوں نے حضور گورنر جنرل کی خدمت میں درخواست بھیجی ہے کہ ہمارے ملک میں بھی ہائی کورٹ مقرر کیا جاوے = عبید اللہ قوم خورد کا سردار گرفتار ہو کر ایران میں پہونچا ہے = جدہ سے ہیضہ کی وبا دور ہو گئی ہے = شملہ میں سخت برف باری ہو رہی ہے = ضلع سہارنپور میں خاطر خواہ بارش ہفتہ حال میں ہو گئی ہے = جدید مہاراجہ ڈمراؤں کو حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ۷ فروری کو گدی نشین کرینگے اسلئے ڈمرا[illegible] بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں = خراسا[illegible]

نور افشاں

—سلطان روم اور سفیر روس کے درمیان روسی تاوان جنگ کے ادا کرنے میں بہہ تذکرہ ہو رہا ہے۔ ہر جانہ جنگ کی بابت اس روس نے سلطان سے ارض روم کا محاصل طلب کیا تھا مگر اس شرط کے ساتھہ کہ روسی حکام کی معرفت ارض روم کا محاصل وصول کیا جاوے۔ لیکن سلطان نے اس شرط کو نامنظور کیا اور یہی شرط کی کہ ارض روم کا محاصل ہمارے حکام کی معرفت وصول ہوگا۔ روس نے شرط کو منظور کیا اسواسطے سلطان نے چار لاکھہ لیرہ (سکہ روم) روس کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور جبتک ہرجانہ جنگ روس کا ادا نہ کیا جاوے ارض روم کا محاصل سالانہ روس کو دیا جاویگا لیکن سفیر روس نے اب یہہ معاملہ پیش کیا ہے کہ یہہ جو چار لاکھہ لیرہ تمنے ہمکو دیا ہے یہہ سود میں محسوب ہوگا۔ کیا روس کو یہہ خبر نہیں ہے کہ سلطان کے پاس خزانہ عامرہ میں کروڑوں روپیہ کا مال موجود ہے۔ پھر کیوں ایک دم سے ہرجانہ جنگ میں وہ مال نہیں لیا جاتا۔ شاید روس کا یہہ خیال ہوگا کہ کچھہ عرصہ بعد جب سود کا روپیہ سلطان کے ذمہ بہت ہو جائیگا تو ایک دم سے سلطان کو کہا جاویگا کہ یا تو ہمارا قرضہ ادا کرو ورنہ سلطنت سے دست بردار ہو جاؤ +

—افغانستان کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مستوفی جو بجائے عبدالرسول خان قندھار کا حاکم مقرر ہوا تھا اب وہ کابل میں طلب ہوا ہے۔ اور بہت سے سپاہی جو اُسکے وقت میں ملازم ہوئے تھے اُسکے ہمراہ کابل میں آئے ہیں۔ زمینداور کے باشندے تاحال بغاوت پر کمربستہ ہیں۔ اُنہوں نے اپنی سرحد پر فتور مچا رکھا ہے۔ قوم علی زئی حاکم گرشک سے باغی ہو گئی ہے۔ [illegible]لا[illegible] گرشک میں اُس قوم نے بے امنی کر رکھی ہے۔ [illegible] [معل]وم ہوا ہے کہ سکندر خان ولد سلطان [جان] جو ہرات سے اطراف غور میں فساد کر رہا تھا اب اُسنے ہرات کے سرداروں کو خطوط لکھے ہیں جسمیں وہ لکھتا ہے کہ اب وقت ہے کہ امیر کابل سے باغی ہو جاؤ۔ تمہاری امداد پر میں ہوں۔ اور عبدالقدوس خان کو جو ہرات کا حاکم ہے قید کر لو۔ اور جو لوگ کابل کے ہرات میں موجود ہوں اُنکو نکالدو۔ یہہ خبر حاکم ہرات نے سنکر ایک دستہ فوج کا سکندر خان کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا ہے +

جبکہ افغانستان کی یہہ حالت ہے تو امیر کابل کا ہندوستان میں آنا محض فضول ہے۔ اُسکیواسطے بہتر ہے کہ پہلے افغانستان کا بخوبی بندوبست کر لیوے اور پھر ہماری سرکار کی ملاقات کو آوے۔ اگر ایسی حالت میں وہ کابل کو خالی چھوڑ کر ہندوستان میں آئیگا تو ضرور افغانستان میں زیادہ غدر ہو جائیگا +

—کچھہ عرصہ ہوا کہ ہمنے ناظرین اخبار کو اطلاع دی تھی کہ پیغامات تار برقی میں یکم جنوری ۱۸۸۲ء سے کسیقدر تغیر و تبدل ہوگا اور اُسکی شرح بھی بیان کر دی تھی چنانچہ یکم جنوری ۱۸۸۲ء سے مندرجہ ذیل قواعد عمل درامد شروع ہو گیا ہے۔ لوکل پیغامات یعنی وہ خبریں جو دفتر تار برقی کے کام کے گھنٹوں میں ایک سنٹرل آفس سے اپیل کے حلقہ کے اندر معمولی طریقہ میں روانہ کئے جائیںکیواسطے پیش کیجاویں۔ پہلے ۸ الفاظ کی بابت ۴ ؍ اور ہر ایک زاید ۸ لفظ کی بابت ۴ ؍ +

۲۔ پیغامات ملتوی شدہ یعنے وہ پیغامات جو دفتر تار برقی کے کام کے گھنٹوں میں اس غرض سے پیش کئے جاویں کہ وہ رات کیوقت روانہ ہوں اور دوسرے روز علی الصباح مقام مقصود پر پہونچ جاویں پہلے ۸ لفظ کی بابت ۸ ؍ اور ہر ایک زاید لفظ کی بابت ایک آنہ +

۳۔ معمولی پیغامات۔ یعنے وہ پیغامات جو دفتر تار برقی کے کام کے گھنٹوں میں معمولی طریقہ میں روانہ کئے جاویں پہلے ۸ لفظ کی بابت ایک روپیہ اور ہر ایک زاید لفظ کی بابت ۲ ؍ +

۴۔ ضروری پیغامات۔ یعنے وہ پیغامات جو دفتر تار برقی کے کام کے گھنٹوں میں معمولی پیغامات تار برقی سے پہلے فوراً روانہ کئے جائینگے واسطے پیش ہوں پہلے ۸ لفظ کی بابت دو روپیہ اور ہر ایک زاید لفظ کی بابت ۴ ؍ +

—کلکتہ کے پادری صاحبان کو برائے اخراجات تعلیم نسوان گورنمنٹ کیطرف سے دو ہزار روپیہ۔ گورنمنٹ کی اس رقم سے ۱۹۴۳ لڑکیوں نے تعلیم پائی۔ اُمید ہے کہ اگر گورنمنٹ ہند پادری صاحبان کی معرفت تعلیم نسوان کو ترقی دینا چاہے تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے کیونکہ جسقدر کوشش تعلیم پادریوں کے ذریعے ہو سکتی ہے اُسقدر کسی اور وسیلہ سے نہیں ہو سکتی +

—لیڈی فرگسن صاحبہ کے قضا کر نیکا کمال افسوسناک حادثہ ہمکو ایک اپنے مہربان کے عنایت نامہ مورخہ ۸ جنوری سے معلوم ہوا۔ یہہ واقع بمبئی گورنمنٹ ہوس پریل میں ۸ جنوری کو ہوا تھا۔ یہہ متوفیہ لیڈی جے۔ ایچ رجمن صاحب کی دختر تھیں بمقام انڈلیڈ سنہ ۱۸۷۳ء میں جبکہ سر جیمس فرگسن صاحب بہادر گورنر نیوزلینڈ کے تھے اُنکی شادی ہوئی تھی۔ یہہ صاحب موصوف کی دوسری لیڈی تھیں کیونکہ اُنکی پہلی لیڈی صاحبہ نے ۱۸۷۱ء میں جنوبی اشٹریلیا میں قضا کی تھی۔ ہمکو کامل یقین ہے کہ جو شخص اس حادثہ کو سنیگا اُسکو ملال ہوگا۔ اور زیادہ تر افسوس کا یہہ مقام ہے کہ صاحب ممدوح دورہ میں تھے اُنکی عدم حاضری میں انتقال ہوا +

—گورنمنٹ پنجاب نے رائے دی ہے کہ نمائش گاہ صنعت و حرفت کو پنجاب میں کامیابی ہوئی کتنی خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ نے اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔ لیکن اخبار انجمن پنجاب رائے دیتا ہے کہ شرقی اشیاء صنعت و حرفت کے نمائش کے جو فائدے متصور تھے اُنکا مطلق عملدرآمد نہوا اور جسنے جو اُمید کی تھی کہ ہندوستانی دستکاروں کو اس سے فائدہ ہوگا وہ بھی نہ دار رہی +

باشندگان پنجاب کو ایسی تحریرات سے نا اُمید نہونا چاہئے کیونکہ انجمن کا گروہ ہمیشہ اکثر باتوں میں نا اُمید ہی ہوا کرتا ہے۔ ہمکو جہانتک اس نمائش گاہ کی بابت معلوم ہوا ہے اُسکے رو سے ہم کہنے میں کہ پنجاب کی نمائش عمدہ ہوئی اور بہت سی اشیاء نمایاں کی گئیں +

بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

پانچواں باب

اس امر کے بیان میں کہ مسیح نے اپنے حق میں کیا کہا

(۲) اگر عیسیٰ کے معجزوں پر غور کرنے سے اُسکی ذات کی فضیلت اور اعلیٰ درجہ ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ثابت کیا گیا تو وہی اُسکی لاثانی ذات اور اخلاقی کمالیت کے دعوے سے بھی آشکارا ہوتا ہے۔ لوگوں کا دھیان عیسیٰ کے بے عیب ہونے پر ہمیشہ لگا رہا۔ جب وہ دنیا میں تھا دشمن اُسکی چال چلن کے نگران رہے اور عیب میں ہو کے اُسکے گرانیکے لئے پھندے لگانے لیکن یہہ سب تدابیر عبث ٹھہریں اور وہ ایک ذرا سے عیب کیطرف بھی اشارہ نہ کر سکے۔ جبکہ لوگوں نے اُسے ایسا چھیڑا اور ظلم کیا جیسا کہ کبھی کسی دوسرے پر نہیں ہوا تو بھی وہ کبھی مضطرب نہ ہوا۔ وہ نہ صرف ظاہری میں نیک آدمی معلوم دیتا تھا بلکہ حقیقت میں بھی اُن عیبوں سے بالکل مبرا تھا جو بعض اوقات سب سے اچھے آدمیوں میں پائے جاتے ہیں۔ اُسکی پاکیزگی کی مدح سرائی کرنا ضرور نہیں کیونکہ تقریباً ساری دنیا متفق ہے کہ وہ سب مخلوق سے زیادہ پاک تھا اور وہ بھی جو اُسکی اُلوہیت کے دعوے پر اعتراض کرتے ہیں مانتے ہیں کہ وہ اُن سے جو انسانیت میں سب سے بزرگ ہیں اعلیٰ تھا۔ لیکن اِن اشخاص کا یہہ دستور ہے کہ آپس میں کانا پھوسی کرکے کہتے ہیں کہ باوجودیکہ عیسیٰ کی خصلت و سیرت نہایت ہی اعلیٰ اور افضل تھی مگر شاید اُسکی زندگی میں کبھی کوئی اخلاقی نقص اور گناہ صغیرہ بھی اُس سے ہوا ہو جو قلمبند نہیں ہوا۔

قول مذکورہ سے عیسیٰ کی چال چلن کی بابت ایک عجیب بات یاد آتی ہے جسکا یہہ معترضین بموجب اپنے گمان کے کچھ جواب نہیں دے سکتے اور وہ یہہ ہے کہ **وہ اپنے تئیں بیگناہ سمجھتا تھا۔**

یہہ خیال اس امر کا نتیجہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اخلاق کا ادنیٰ درجہ رکھتا تھا کیونکہ اخلاق کا کونسا اعلیٰ درجہ ہو سکتا ہے بہ نسبت اُسکے جو عیسیٰ ہمیشہ سکھلاتا تھا۔ اُس نے اُن غلط خیالات کو ترک کر دیا جس سے لوگ اپنے تئیں اوروں سے مقابلہ کرکے فضیلت چاہتے ہیں اور رسمی اور ظاہری کمالیت کے تمام خیالات پر اُس نے ملامت کی۔ وہ اخلاقی درجہ جسکی وہ تعلیم دیتا تھا بالکل کمال تھا۔ چنانچہ اُسکی یہہ تعلیم ہے کہ تم کامل ہو جیسا کہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے (متی ۵ باب ۴۸ آیت) وہ قاعدہ جو مسیح نے انسان کی ہدایت کے لئے ٹھہرایا ہے یہہ ہے کہ خدا کو اپنی روح کی تمام طاقتوں سے اور انسان کو اپنے برابر پیار کریں۔ لیکن اگر کوئی اور انسان اخلاق کے ایسے کامل طریقہ کا اُستاد ہوتا جیسا کہ مسیح تھا تو ضرور وہ ایسی تعلیم کے ساتھ یہہ بھی اقرار کرتا کہ میں ایسی تعلیم دینے کے لائق نہیں بلکہ میں تو خود قصوروار اور گنہگار ہوں۔ لیکن اِس مقدمے میں مسیح کا حال دیکھنا چاہئے کہ وہ کیسا تھا۔ مسیح کی کل تواریخ میں گناہ سے توبہ یا اقرار کا مطلق نشان نہیں دیکھا جاتا خواہ کیسا ہی صغیرہ کیوں نہ ہو اور نہ خطا کا اقرار اور نہ غلطی کی درستی اور نہ عفو کے لئے کوئی دعا۔ وہ ہمیشہ لوگوں سے کہتا تھا کہ توبہ کرو مگر آپ توبہ کا کبھی کوئی نشان بھی ظاہر نہیں کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ لوگوں کو تاکید کرتا تھا کہ خدا کی مانند پاک بنو لیکن اُسکی طرف کبھی ذرا سا اشارہ بھی نہ کیا کہ میں خدا کی مانند نہیں ہوں۔ اب اگر ہم عیسیٰ کو صرف نیک اور بزرگ سی آدمیوں کی مانند شمار کریں تو یہہ سب باتیں مطلق سمجھ میں نہیں آتیں کیونکہ کون یہہ بات نہیں جانتا کہ وہ انسان جو سب سے پاک اور زیادہ خدا کی مانند ہو سو وہی شخص ہے ✱ جو اپنی ذاتی بُرائی اور گناہ سے قائل ہو کر سب سے زیادہ فروتن ہوتا ہے۔

پس اے زیرک پڑھنے والو ہم تم سے پوچھتے ہیں اگر تم ابتک عیسیٰ کو صرف ایک آدمی ہی ماننے کا قصد کرتے ہو تو تم اِس ماجرے مذکورہ کا بیان کسطرح کروگے۔ تم اقرار کرتے ہو کہ عیسیٰ ایک پاک ہی آدمی تھا اور اپنے تئیں بے اعتبار اور ذلیل سمجھنا اور توبہ ہمیشہ کرنا پاک آدمیوں کی خاصیت ہے مگر اِن میں سے کوئی بات عیسیٰ کی چال چلن میں کہیں پائی نہیں جاتی۔ الغرض اُسکی دلی آگاہی اُنکی دلی آگاہی سے جنکے گروہ میں تم اُسے شامل کرتے ہو بالکل مخالف تھی۔ اِس عقدے کا کھولنا تمہارا ہی کام ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اِس میں تمہیں بعضے ناموزوں اور مشتبہ قیاسوں کو اختیار کرنا پڑیگا۔ علاوہ ازیں کیا تم نہیں دیکھ سکتے کہ اگر ایک لحظہ کے لئے تم مسیحی عقیدہ کو قبول کرلو تو کسی مشکل کا حل یا عقدے کا کھولنا باقی نہ رہیگا اور یہہ ساری بات اظہر من الشمس ہو جائیگی اور ذرا سا اختلاف نہ رہیگا۔ یہہ عجیب بات کہ عیسیٰ توبہ نہیں کرتا تھا وغیرہ اِس خیال سے کہ وہ صرف ایک ہی آدمی تھا کیسا ہی جوڑ توڑ کیا جائے کسی طرح سے مطابقت نہیں رکھ سکتی مگر اِس خیال سے کہ وہ خدا کا پاک اور ازلی بیٹا تھا قطعی مطابقت رکھتی ہے +

لیکن اِس امر میں دلیل صرف نافیہ نہیں ہے بلکہ مسیح کی دلی آگاہی مذکورہ بالا اُسکے اثباتی بیانات سے صاف ظاہر ہوتی ہے۔ اُس نے بیگناہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنے سخت دشمنوں کا سامنا کرکے اُس نے ہمت اور تحمل سے پوچھا کہ کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ یوحنا ۸ باب ۴۶ آیت۔ لیکن اگر اِس دعویٰ میں جو انسان سے کیا گیا عجیب طرح کی جرأت پائی جاتی ہے تو ہم اُس آیت کے حق میں

✱ بالفرض یہہ کہ اُسکی حقیقت زیادہ قابل الیقین نہیں ہے جیسا کہ ایک تذکیہ نویس مورخ نے اُسے صحیح بیان کیا ہی کہ جو آدمی پاکیزگی میں زیادہ ترقی کرتا ہے وہ عجز میں بہت ہی بڑھتا جاتا ہے جس قدر آدمی خدا کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اُسی قدر اپنے تئیں پست سمجھتا ہے جبکہ وہ اپنے اور خدا کے درمیان مقابلہ کرتا ہے۔ پاک فرشتے اگرچہ نہایت ہی کامل ہیں مگر اُسکے حضور میں شرمندہ ہوتے اور اپنا چہرہ ڈھانپ کر پکارتے ہیں قدوس قدوس قدوس خداوند رب الافواج۔ پاک ترین آدمیوں میں سے ایک جو اِس ناپاک دنیا میں ہوا ایوب تھا۔ خدا نے خود گواہی دی کہ زمین پر اُس سا کوئی شخص نہیں کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے۔ ایوب ۱ باب ۸ آیت۔ البتہ اُسکی چال چلن ایسی ہی تھی جب اوروں سے مقابلہ کیجائے مگر وہ پاک شخص خدا کی حضور میں اپنے حق میں یوں بولا کہ دیکھ میں ناچیز ہوں میں تجھے کیا جواب دونگا۔ میں اپنے ہاتھ اپنے منہ پر دھرتا ہوں۔ ایوب ۴۰ باب ۴ آیت۔ اور پھر میں نے تیری خبر اپنے کانوں سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اِس لئے میں اپنے سے بیزار ہوں اور خاک اور راکھ پر بیٹھا توبہ کرتا ہوں۔ ایوب ۴۲ باب ۵ و ۶ آیات۔ اسیطرح اشعیا نے جو نبیوں میں سے ایک بزرگ [illegible] فرمایا ہائی اور حیف مجھ پر [illegible] ہوتا ہوں کہ میں ناپاک لبوں والا ہوں [illegible] کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا۔ اشعیا ۶ باب ۵ آیت

کیا کہینگے جسمیں یہہ دعویٰ خدا سے کیا گیا ہو۔ جب وہ اپنے آسمانی باپ کی بابت بولتا تو بیدھڑک ہو کر کہتا تھا کہ میں ہمیشہ وہ کام کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں۔ یوحنا باب ۲۹ آیت۔ واہ آدمزاد سے کون عارف القلوب خدا کیطرف اپنی آنکھیں اُٹھا کر جرأت سے کہہ سکتا ہو کہ میں نے کبھی اُسکی مرضی کے خلاف نہیں کیا۔ کیا نیک آدمی ایسے گستاخ کلام سے بیت زدہ نہو گا۔ لیکن عیسیٰ نے اپنی جلی آگاہی کی سنجیدگی سے یہہ عجیب تقریر کی۔ ہم تو عجیب کہتے ہیں لیکن کسی نے کسی سبب سے دنیا نے ایسی تقریر کو جب عیسیٰ کے مُنہہ سے نکلی عجیب و گستاخانہ نہ سمجھا۔ تھوڑے ہیں جو یہہ کہینگے کہ یہہ کہنا کہ میں ہمیشہ وغیرہ اُسکے شایاں نہیں۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ تم عیسیٰ کی نسبت کیا خیال کرتے ہو ✚ باقی آئیندہ

وصیت نامہ حضرت محمد صاحب

حدیثات کی کتاب میں مذکور ہو روز پنجشنبہ سنہ ۱۱ ہجری حضرت محمد صاحب کی بیماری زیادہ بڑھ گئی حضرت نے یاروں کو فرمایا کہ مجھے دوات و کاغذ لا دو کہ اب میں تمکو لکھدوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہو بعضے اصحابوں نے کہا کہ دوات و کاغذ حضرت کو لا دو تاکہ حضرت جو چاہتے ہیں آپ لکھدیں بعضے اصحابوں نے کہا کہ مناسب نہیں کہ ہم ایسی حالت میں حضرت کو لکھنے کی تکلیف دیں اس باب میں نہایت درجہ کا شور اور غل جھگڑا ہوا جس سے حضرت لاچار ہو کر جو کچھ لکھنا چاہتے تھے نہ لکھ سکے بعضوں نے کہا کہ دیکھو حضرت کو ہذیان یعنی تپ کی گرمی سے تو غلبہ نہیں کیا حضرت عمر نے فرمایا کہ حضرت کی طبیعت پر وجع نے غلبہ کیا ہو۔ حسبنا کتاب اللہ جب منازعت و لغو و اختلاف نہایت درجہ کو پہنچا جس سے حضرت بڑے ہی دق ہو گئے نہایت [illegible] فرمایا کہ اُٹھو میرے پاس سے جاؤ کسی کو بھی کسی پیغمبر [illegible] نہیں ہم جو جانتے میں بہتر جانتے میں

نسیان و جادو کی تاثیر کسی پیغمبر پر نہیں ہوتی تمکو پیغمبر کی مخالفت کرنی مناسب نہ تھی جاؤ میرے پاس سے فقط جو ان تحریرات سے نتیجے نکلتے ہیں سو ظاہر ہیں زیادہ بیان کی ضرورت نہیں سوائے ازیں عربوں کے لئے عربی پڑھنی چنداں مشکل نہیں چنانچہ تحفۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار میں لکھا ہو ان یتعلم کتاب الیہود محمد صاحب نے حکم کیا کہ یہودیوں سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو چنانچہ زید ابن ثابت نے پندرہ دن میں سب سیکھ لیا عبرانی جو عربی کے ساتھ بہت موافقت رکھتی ہو اُسکا نے پندرہ دن کے عرصہ میں سیکھ لی تو عربی جو اُنکی اپنی زبان ہو اس سے بھی کم دنوں میں سیکھ سکتے ہیں چنانچہ ایک پادری صاحب کا ذکر ہو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک شخص تھا کچھ ہندی لکھا کرتا تھا اُس نے دو دن میں رومن اُردو پڑھنا سیکھ لیا اگر کوئی ہوشیار شخص ہندی دیگر کبھی اور رومن پڑھنا چاہے تو تھوڑے دنوں میں پڑھنا سیکھ سکتا ہو ویسا ہی عربی بھی عرب کا رہنے والا چند مدت میں سیکھ سکتا ہو اور محمد صاحب کے زمانہ میں بیبل یعنے تورات اور انجیل کے عربی ترجمہ عرب کے ملک میں بہت تھے جیسا کہ حدیثات کی کتابوں میں مذکور ہو سوائے ازیں محمد صاحب کو بیبل کا علم حاصل کرنے کے لئے بہت سے وسیلے تھے چنانچہ حضرت جب تیرہ ۱۳ برس کی عمر کے تھے روم و شام وغیرہ ملکوں میں سفر کرنے شروع کئے کئی ایک عیسائی و یہودی عالموں کے ساتھ دین کی بابت گفتگو ہوئی اور اُنسے بیبل یعنے تورات اور انجیل کے احوال اور نصیحتیں سنی اور ورقہ بن نافل جو خدیجہ جو روا اول محمد صاحب کی چچازاد بھائی تھا وہ پادری تھا جیسا کہ روضۃ الاحباب میں لکھا ہو لقد رئیت القس فی الجنت بنیات خضر یعنی تحقیق دیکھتا ہوں میں پادری (ورقہ) کو بہشت میں سبز پوشاک پہنے ہوئے شمول رہا ہو بخاری میں ہو کہ ورقہ بن نافل محمد صاحب کو بیبل عبرانی سے پڑھ کر عربی میں ترجمہ کر کے سُنایا کرتے تھے اور حضرت اُنکے ساتھ بیٹھکر سنا کرتے تھے پیشتر دعوت نبوت کے ✚

خدیجہ مذکور جسکے ساتھ محمد صاحب کی پچیس برس کی عمر میں شادی ہوئی تھی بیبل یعنے تورات اور انجیل پڑھی ہوئی تھی چنانچہ تاریخ طبری ترجمہ فارسی میں یوں لکھا ہو کتابہائے پیشین خواندہ بود و احوال پیغمبران دانستہ یعنی (خدیجہ) اگلی کتابیں یعنی تورات اور انجیل پڑھی ہوئی تھی اور پیغمبروں کے احوال سے واقف تھی ✚ تیرہ برس کی عمر سے چالیس برس کی عمر تک یعنے پیشتر دعویٰ نبوت کے روم و شام کے اہل کتاب کے عالموں و ورقہ بن نافل اور اپنی بیوی خدیجہ سے بہت احوال و نصیحات بیبل کے سیکھ سکتے تھے بعد دعوت نبوت کے بعد سوائے ان شخصوں کے جبر و یسار جو عیسائی تھے اور بیبل کے بخوبی واقف تھے حضرت اُنکے پاس جاکر بیبل سنا کرتے تھے جیسا بیضاوی میں سورت نحل ۱۰۵ آیت کی تفسیر میں لکھا ہو قیل جبر او یسار کان یصنعان السیوف بمکۃ و یقران و تورات والانجیل و کان الرسول یمر علیہما و یسمع ما یقران یعنے کہا گیا ہو کہ جبر اور یسار جو تلوار بنانے والے مکہ میں تھے اور پڑھتے تھے تورات اور انجیل اور رسول (یعنے محمد صاحب) اُنکے پاس جایا کرتے تھے اور سنا کرتے تھے جو وہ پڑھا کرتے تھے مشکوۃ میں ہو عن جابر ان عمر ابن الخطاب اتی رسول اللہ صلعم بنسخۃ من التوراتیہ فقال یا رسول اللہ ھذہ نسخۃ من التوراتیہ فسکت فجعل یقرء یعنی جابر سے روایت ہو کہ تحقیق حضرت عمر ابن خطاب لائے پاس رسول اللہ صلعم کے نسخہ تورات کا پس کہا اے رسول خدا یہہ ہو نسخہ تورات کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا الخ سوائے ازیں اور بہت سے اصحاب بیبل کے پڑھے ہوئے اور جو لکھ پڑھ سکتے تھے محمد صاحب کے پاس تھے پس حضرت آپ پڑھ کر اور اشخاص مذکورہ سے بیبل کا علم حاصل کر سکتے تھے کئی ایک باتیں غور طلب ہیں ا۔ حضرت عمر جنکی بابت مشکوۃ میں یوں لکھا ہو لقد کان فیما قبلکم من الامم

محدثون فان یکن فی اُمتی احدٌ فانہ عمر متفق علیہ یعنی بخاری ومسلم سے روایت ہو حضرت نے فرمایا تحقیق تھے تم سے آگے اگلی امتوں میں الہامی شخص پس تحقیق میری اُمت میں حضرت عمر ہی الخ اب یہی حضرت عمر جو صاحب الہام ہیں فرماتے ہیں جیسا کہ روضۃ الاحباب میں لکھا ہی۔ مرویست کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گفت دراں روز امرے عظیم در دل من پیدا شد مراجعت کردم با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مراجعتی کہ ہرگز نکردہ بودم روایت آنکہ گفت رفتم بنزد رسول صلی اللہ علیہ وسلم وگفتم تو پیغمبر برحق نیستی یعنے روایت ہی عمر بن خطاب سے کہتے ہیں کہ اُس روز ایک بڑی بات میرے دل میں پیدا ہوئی پھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کبھی نہیں پھرا تھا میں ایسا روایت یہہ ہی کہتے ہیں گیا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے کہ تو سچا پیغمبر نہیں +

باقی آئندہ

ملکی اصلاح ملک کو خود کرنا چاہئے

یہہ ایک ایسا وسیع مضمون ہی کہ جسقدر اسپر لکھا جاوے تھوڑا ہی کیونکہ موجودہ شایستہ زمانے میں ملکی اصلاح کا سوال نہ صرف اُن اقوام کے دلوں میں جو مہذب اور شایستہ کہلاتے ہیں پیدا ہوتا جاتا ہی بلکہ اُن ممالک میں بھی عام طور پر پھیلتا جاتا ہی جو وحشی اور ناتربیت یافتہ شمار کئے جاتے ہیں بے شک ایسی قسم کے خیالات اور سوالات کے پیدا ہونے سے ہر ایک قوم اور ملک وحشت کی تاریکی سے نکلکر ترقی اور تہذیب کی روشنی میں آجاتا ہی۔ اس سوال کا جواب مختلف طور سے دیا جاتا ہی چنانچہ بعضونکا مقولہ ہی کہ ملک اور قوم ہی اپنی کوشش اور سعی اور اپنی قوت بازو سے مہذب بن سکتی ہی گورنمنٹ کچھ نہیں کر سکتی ہم اِن دونوں جوابونکو سمجھانے کے طور فیصلہ کرنا چاہتے ہیں +

یہہ دونوں جوابات اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کے مخالف نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت مختلف نہیں ہیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جائیگا تو دونوں کا منشا ایک ہی معلوم ہوگا +

گورنمنٹ کو اگرچہ ملک کی انسانی اصلاح میں دخل کم ہو لیکن ملک کے شایستہ بنانے میں اُسکو بہت کچھ دخل ہی۔ گورنمنٹ صرف راہ بتا سکتی ہی تعلیم وتربیت وشایستگی کیطرف مایل کر سکتی ہی۔ لیکن وہ ملک اور قوم کی اندرونی حالت پر ہرگز قادر نہیں ہی۔ اصلاح سے ہماری یہہ مراد ہی کہ وہ بنی نوع انسان میں اپنے جبر یا اختیار سے ایسی صفتیں کوٹ کوٹ کر بھر نہیں سکتی جو ٹھیک فطرت انسانی کے موافق ہوں۔ وہ صرف قانونی بُرائیوں کو دور کر سکتی ہی وہ مجرموں کو سزا دے سکتی ہی اور چونکہ انسان میں قدرتی طور پر صرف تعزیر اور سزا سے شایستگی نہیں پیدا ہو سکتی پس ملکی اصلاح کے لئے صرف قوانین تعزیر کا ہونا کافی نہیں ہی پس جو قومیں ناشایستہ اور غیر مہذب ہیں وہ قوانین تعزیر کے تازیانہ سے ہرگز ٹھیک نہیں ہو سکتی ہی۔ ذرہ غور کرنیکی بات ہی کہ اگر انمیں انسانی شایستگی ہوتی تو انپر قوانین تعزیری کس لئے اجرا ہوتے جسطرح شمع کا گل کاٹنے سے شمع کی لو زیادہ بڑھ جاتی ہی اسیطرح جب شریروں اور ناعاقبت اندیشوں کو سزا دیجاتی ہی تو اُنکی شرارت اور ناعاقبت اندیشی اور بھی زیادہ ہوجاتی ہی۔ مثلاً جو شخص بار بار مختلف جرایم یا کسی ایک ہی جرم کا مرتکب ہوتا ہی اور بار بار جیل خانہ میں بھیجا جاتا ہی اگر قانونی تعزیر اُسپر اثر کرتی تو پھر وہ دوبارہ جیل خانہ میں جانیکو کیوں پسند کرتا۔ بلکہ جو لوگ اِس امر کے مدعی ہیں کہ انسان محض سزا و تعزیر سے شایستہ بن سکتا ہی اور اپنے ذمیم افعال سے باز آسکتا ہی اُنکے دعوی کے موافق لازم آتا ہی کہ دنیا کے تمام چور اور بدمعاش اور ڈاکو سزا پانے کے بعد انسان بنجائیں حالانکہ ایسا بہت کم مشاہدے میں گذرتا ہی۔ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جبتک انسان کو کسی قسم کی تعزیر نہیں دیجاتی وہ تعزیر سے نہایت خوف کرتا ہی اور ناشایستہ حرکات سے حتی المقدور بچتا ہی اور جب ایک مرتبہ اُسکو سزا ملگئی تو دلیر ہوجاتا ہی اور یہی خیال کرتا ہی کہ بہت ہوگا تو مجکو ایک مدت کے لئے جیل خانہ میں دھکیل دیا جائیگا جسمیں میں پہلے بھی ایک عرصہ تک رہچکا ہوں +

قوانین تعزیر کا یہہ کام نہیں ہی کہ ملک اور قوم کی اصلاح کرے بلکہ اُسکا صرف یہہ کام ہی کہ تعزیر کے ذریعہ سے ملک کو ناخدا ترس ظالموں کے صدمہ سے بچائے اور ملک کو شریروں کی شرارت سے محفوظ رکھے۔ قوانین تعزیر صرف اُن وحشی انسانوں کے لئے بنائے گئے ہیں جو ملک کی امن وعافیت میں خلل ڈالتے ہیں اور ملکی رفاہ کے دشمن ہیں قانون تعزیر کا زیادہ سے زیادہ یہی اثر ہوگا کہ ملک کو اپنے زور اور اپنی زبردست قوت سے محفوظ رکھیگا اور خاص وعام کی امن وراحت میں خلل نہ پڑنے دیگا۔ لیکن اِس قسم کے قوانین میں یہہ کرشمہ نہیں ہی کہ ملک اور قوم کی اصلاح بھی کر سکے +

اب ہمکو مجبور ہو کر یہی کہنا لازم آئیگا کہ ملکی اصلاح صرف ملک اور قوم کے اختیار میں ہی مگر اس حیثیت کے ساتھہ کہ گورنمنٹ بھی اُس اصلاح کی محرک اور موید ہو اور گورنمنٹ کا یہہ کام صرف اُن ممالک سے متعلق ہوگا جو وحشی خیال کئے جاتے ہیں نہ مہذب ممالک سے کیونکہ جو اقوام مہذب ہیں وہ تو نہ صرف اپنی بلکہ گورنمنٹ کی اصلاح بھی کر سکتی ہی +

آج جو خوبیاں ہمکو کسی مہذب سلطنت میں نظر آرہی ہیں غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ سب کچھ مہذب اقوام ہی کی بدولت ہی کیونکہ تواریخ اِس امر کی شاہد ہی کہ صرف کسی گورنمنٹ نے ملک اور قوم کی اصلاح نہیں کی ہی بلکہ ملکی لوگوں اور مصلحان قوم نے ملک کی اصلاح کی ہی اور ایسے ہی برگزیدہ اشخاص نے ملک اور قوم کو طرح طرح کی انسانی خوبیوں سے متمتع کیا ہی اگرچہ ہر ایک گورنمنٹ دعوی کر سکتی ہی کہ ہم بنی نوع کے محافظ اور رفاہ اندیش ہیں اور ملک اور قوم پر حکومت اور فرمانروائی کرنا ملک اور قوم ہی کی بہتری اور فایدے کی غرض سے ہی لیکن اگر ہم درحقیقت کسی گورنمنٹ کے ایسے اقوال اور مواعید کو قابل تسلیم بھی خیال کریں

اور گئے۔ بالغرض اپنے وعدوں کو پورا بھی کیا ہو اور آئندہ کو پورا کرنے پر آمادہ ہو تاہم گورنمنٹ کی ایسی کارروائی جسطرح قوم اور ملک کے حقمیں مفید ہے اُس سے بڑھکر خود گورنمنٹ کے حقمیں مفید ہوگی۔ گورنمنٹ جو کچھ کرے گی اپنے فایدہ کے لیے کریگی اگر قوم اور ملک کو گورنمنٹ کی کارروائی سے ایک فایدہ ہوگا تو اُسکے مقابلہ میں گورنمنٹ کو دس فایدہ ہونگے۔ کسان اور باغبان اگر اپنے درختوں اور پودھوں اور اپنے کھیت کی پرورش کرتا ہے اور اُن میں پانی دیتا ہے تو اپنے فایدہ کیواسطے۔ اسیطرح اگر کوئی گورنمنٹ سچے دل سے کسی ملک کو مہذب اور تعلیم یافتہ بنانا چاہتی ہے تو اپنے ہی فایدہ کے لیے۔ لیکن جب ہم اِس امر کی جانب اپنا خیال رجوع کرتے ہیں کہ کسی ملک اور قوم کو حقیقی اور قدرتی فواید کیونکر حاصل ہو سکتے ہیں تو اُسکا کافی جواب یہی ہونا چاہیے کہ خود ملک ہی کی ذاتی کوششوں اور قوت بازو سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ وحشی قومیں جو اپنی ناک کو بالکل گورنمنٹ کے ہاتھ میں خیال کرتی ہیں وہ یہی سمجھتی ہیں کہ سارے کام گورنمنٹ ہی کر سکتی ہے۔ بالخصوص وہ امور بھی جو اُنکی ذاتی خواہشوں اور ذاتی ضرورتوں بلکہ اُنکی حفظ صحت اور جسمانی عافیت سے متعلق ہیں وہ اُنکا بوجھ بھی گورنمنٹ ہی کے دوش پر رکھنا چاہتی ہیں۔ پس مہذب اور وحشی اقوام میں تفاوت ہے۔ جو کام ہمارے کرنیکا ہے اور جس کام میں ہمارا ذاتی فایدہ ہے اور باوجودیکہ ہم میں اُس کام کے کرنیکی صلاحیت اور مادہ موجود ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ ایسے کاموں کو پورا کرے یا پورا کرنے میں مدد دیوے۔ جس قوم کے ایسے پست اور تاریک خیالات ہیں وہ کسیطرح ترقی کی روشنی میں نہیں آسکتی ہے اور اگر بالفرض گورنمنٹ اُنکی مدد بھی کرے تاہم وہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہو سکتی ہے بلکہ گورنمنٹ کی امداد و اعانت سے اُنکو سہارا ہوگا تو وہ زیادہ تر اپاہج بنجاینگی +

مہذب اقوام میں یہہ خیال اسطرح جاری ہے جسطرح اجسام میں خون کہ خود ملک اور قوم ہی کو سب کچھ کرنا لازم ہے ایسی قومیں نہ صرف آپ اپنی مدد کرتی ہیں بلکہ گورنمنٹ کی بھی مدد کرتی ہیں۔ گورنمنٹ اُنپر بھروسہ رکھتی ہے کہ وہ سلطنت کو اپنی شایستگی اپنے اتفاق اپنی ہمدردی سے ہرگز متزلزل نہ ہونے دیگی۔ برخلاف ایشیا اقوام کے جنکے خیالات بالکل برعکس اور جنکی ترقی بالکل معکوس ہے +

اگر ہم اپنی ضروریات اور اپنے حوایج کو خود پورا کرینگے اور گورنمنٹ کی اعانت کے محتاج نہ رہینگے تو گورنمنٹ بھی ہماری قدر و منزلت کریگی اور اگر ہمارے دل میں اپنی آپ مدد کرنیکی اُمنگ پیدا نہ ہوگی اور ذرا ذرا سی بات گورنمنٹ پر اپنا تکیہ اور بھروسہ کرینگے تو ہم گورنمنٹ کی نظر میں زیادہ تر وحشی اور بے وقر خیال کئے جاینگے۔ اور اُس صورت میں خود گورنمنٹ کو بھی ہم پر اعتماد نہ ہوگا بلکہ ہمکو وحشیوں اور حیوانوں کے برابر سمجھیگی جو رات دن ہلوں اور گاڑیوں میں جلتے ہیں اور اپنے ملک کو فایدہ پہونچاتے ہیں +

جس صورت میں خود ہمکو اپنی ذات سے کوئی نفع نہیں اور ایک عضو دوسرے عضو کی امداد نہیں کر سکتا تو غیروں کو ہم سے کیا خاک اُمید ہوگی اور گورنمنٹ ہمکو کس نگاہ سے دیکھیگی +

اخبارات تار برقی

برلن ۷ جنوری۔ ایک شاہی منشور جو پرشیا کی وزارت کو سنایا گیا ہے اسمیں شاہی استحقاق پر اور فرمانبرداری کے خلاف کی نسبت سخت اصرار کیا گیا ہے اور تمام سرکاری افسر پابند کئے گئے ہیں کہ اضطرابی سے اجتناب کرکے گورنمنٹ کی پالیسی کے انتخاب اور دیگر صورت میں ہمہ تن مؤید ہیں +

لنڈن ۸ جنوری۔ گورنمنٹ نے ایما کیا ہے کہ آیرلنڈ میں اسلحہ لانے والوں کو ممانعت اور تعزیر پر بجا دے +

مسٹر فورسٹر صاحب چیف سکرٹری آیرلنڈ کل آسبورن میں حضور ملکہ معظمہ سے ملاقی ہونگے +

بمبئی ۹ جنوری۔ کل لیڈی فرگسن صاحبہ گاڑی پر سوار ہوکر جب ایک قصبہ سے گذریں تو ہیضہ اُنکو لاحق ہوا جسسے آج ایک بجے بعد دوپہر کے رہگرائے عالم جاودانی ہوئیں +

بمبئی ۹ جنوری۔ لیڈی فرگسن صاحبہ کا جنازہ حضور گورنر کے کاٹھیاوار سے واپس آنے تک ملتوی رکھا گیا ہے۔ جو غالبًا بدھ یا جمعرات کے روز تشریف لاوینگے +

کائرو ۹ جنوری۔ برٹش اور فرانسیسی کانسل جنرلوں نے بلا اجتماع ایک نوٹ خدیو کے پیش کیا ہے جسمیں انگلستان اور فرانس نے بدبختی پیدا ہونگی صورت میں اُسکے تحکم کی پشتی کرنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا ہے +

لنڈن ۹ جنوری۔ ڈیلی نیوز نے اپنے ایک آرٹیکل میں ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ یونائیٹڈ سٹیٹ نے جو پنامہ کینال کی خاکنائے کی حکومت کا دعویٰ ظاہر کیا ہے اُس کو کیبنٹ نے نامنظور کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ یہہ دعوےٰ قومی قانون اور بلور کلیٹن کے عہدنامہ کے بالکل خلاف ہے +

کائرو ۹ جنوری۔ برٹش اور فرانسیسی گورنمنٹوں نے جو نوٹ بھیجا ہے اُسمیں ظاہر کیا ہے کہ حضرت خدیو کے تخت قایم رکھنے سے امن اور خوشحالی کا مستقیم رہنا ممکن ہے۔ اور نیز نوٹ مذکور سے یہہ منکشف ہوا ہے کہ انگلستان اور فرانس تمام متنازعہ متعلقہ معاملات اندرونی یا بیرونی فیصل کرنیکیواسطے مصمم طور پر آمادہ ہیں اُمید ہے کہ اس حوصلہ سے تمام خطرات زایل ہو جاینگے اور خدیو کی حالت مستحکم ہوگی +

کائرو ۱۰ جنوری۔ بسبب اُس شورش کے جسکو کل بیان کیا تھا جو جنگی پارٹی اور امرا میں مچ رہی ہے گورنمنٹ مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ انگلو فرانسیسی مجتمع نوٹ کو عام مشتہر نہ کیا جاوے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۰ جنوری۔ روسی فوج کے تمام افواج کو جو عشق آباد میں ہے ۲۰ ہزار جوان تک وسعت دیگئی ہے +

کلکتہ ۱۱ جنوری۔ انگلش مین مخبر ہے کہ مندرجہ ذیل پوری فہرست اُن خطابوں کی ہے جو ۲ تاریخ ملینگے +

جناب نواب صاحب بہاولپور کو جی۔ سی۔ آی۔ ای سردار دیوا سنگھ صاحب سر لیپل گریفن جو مسٹر جیمس گورڈن صاحب کو کے۔ سی۔ آی +

لفٹنٹ کرنیل نوویمی صاحب و مسٹر ایچ ایم ڈیورنڈ صاحب مسٹر ایچ کارل صاحب و مسٹر سی گرمنٹ صاحب و کرنیل سیموئل بلک صاحب ودریزادہ محمد افضل خان صاحب بخشی گنڈا سنگھ صاحب ساکن پٹیالہ و دیوان رام جس صاحب ساکن کپور تھلہ کو سی۔ ایس۔ آئی + میجر جنرل ڈبلیو انڈرسن صاحب و لفٹنٹ کرنیل جانسٹون صاحب کو بھی افتخار مرحمت ہوتا تھا مگر صاحب معدوحۃ الذکر اسوقت ملک سے باہر ہیں اور موخرۃ الذکر منی پور و برما کے سرحدی کمیشن کے کام کو سرانجام دے رہے ہیں +

لنڈن ۱۱ جنوری۔ سر جان بلک صاحب لارڈ جسٹس اپیل مقرر ہوئے۔ مقامات کارک و ڈرال و کلانل میں کثرت سے اہلو گرفتار ہو رہے ہیں +

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ خبر آمدہ قندھار مورخہ ۹ جنوری سے واضح ہوا کہ جنرل بہرام خان پشت رود میں وارد ہوا ہے۔ اور بریگیڈیر غلام حیدر جنکو کابل جانے کا ایما ہوا ہے۔ قندھار کی کمان کا چارج دے گا۔ دو ہزار بکان جو معہ چار گھوڑوں کے ہرات سے آئے ہیں قندھار میں ہو چکے ہیں۔ اور اسپونکو امیر صاحب کے پیش کرنیکے واسطے کابل جانیکا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے نیز ہگی بارہ مرغان خشک اور بکہیپز میں آباد ہونیکے لئے اجازت چاہی ہے اور کسی زبانی معلوم ہوا ہے کہ عبدالقادر کے ماتحت رعایا اور فوج بخوبی خوشنود ہو اور کسی قسم کی شورش نہیں۔ قندھار کے سرحدی کوار ٹر میں بقایا معاملہ کے فراہم کرنے میں سعی ہو رہی ہے۔ ۱ تاریخ کو گوئٹہ میں برف باری ہوئی ہے +

بمبئی ۱۰ جنوری۔ لیڈی فرگس صاحبہ کے قضا کرنے سے عوام کو نہایت افسوس ہوا اور تمام لوگوں نے ہمدردی ظاہر کی کل شہر میں کاروبار بند رہا دکانیں اور بنک وغیرہ سب بند تھے جو کام نہایت ہی ضروری تھا وہ ہوا اور سب ملتوی رہا۔ بندرگاہ کے جہازوں نے اپنا نشان نصف بلندی پر اُڑایا۔ کانسلوں نے بھی ایسی ہی کارروائی کی۔ ہائی کورٹ میں سر چارلس سارجنٹ اور مسٹر جسٹس کمبل نے عدالت کے بند کرنیکے وقت اس افسوس ناک واقع کا موزون حوالہ دیا۔ کوئی جواب گورنر صاحب کے پاس سے نہیں آیا۔ تاوقتیکہ جناب گورنر صاحب واپس نہ آویں جنازہ اٹھانا ملتوی رہیگا +

کلکتہ ۱۰ جنوری۔ ہندوستانی رسالوں میں جو عہدے خالی تھے انکو کمانڈر انچیف نے معمور کیا۔ چوتھے رسالے بنگال لفٹنٹ کرنیل برنڈر اور آٹھویں رسالہ میں لفٹنٹ کرنیل جیپسن۔ نویں رسالے میں میجر ڈیرل۔ چودھویں رسالے میں لفٹنٹ کرنیل ہارکیپٹ سکوٹ تین افسر مذکورہ بالا مستقل مقرر ہوئے +

مدراس ۱۰ جنوری۔ مدراس میں ایک تار برقی آئی اُس سے معلوم ہوا کہ مسٹر ہیگنگٹن برٹش ریزیڈنٹ جنکو گورنمنٹ مدراس نے ثالث مقرر کیا تھا کہ ٹراونکور و کوچین سرحدی نزاع کا فیصلہ کریں اُنہوں نے کل فیصلہ کیا اور حق مالکانہ ظلان قدیم بندر و نیز سو جملہ ازقات کے کوچین کا ہے اور دریا و پہاڑوں کا سلسلہ دو سو میل ہوگا یہ بھی کوچین کے ہیں۔ جا بجا مدراس احاطہ میں ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ ہوئی جیلخانہ میں دس آدمی کو ہوا۔ ٹراونکور اور تانجور میں اس وبا کا خوف ہے +

کابل سے خبر آئی ہے کہ دو شخص ایک حکاک مرہا رست نامی اور ایک منشی مسمی حسن جنکی نسبت ایوبخان سے خط و کتابت کرنیکا اشتبہ تھا امیر صاحب کے حکم کے بموجب گولی سے ہلاک کئے گئے۔ امیر صاحب نے عصمت اللہ خان لگمانی کو اسیر کرکے اسکا مال ۶۰ ہزار روپیہ کا ضبط کرلیا ہے۔ اور شکی عالم خان بھی لوگوں کو امیر صاحب سے برگشتہ کرنے کی علت میں قید کیا گیا ہے۔ امیر صاحب کی ہندوستان میں آنیکی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ افواہ ہے کہ ایک سمرقندی جسکو لوگ روسی ایجنٹ خیال کرتے ہیں کچھ عرصے سے کابل میں وارد ہے اور وہ امیر صاحب سے خلوت میں ملاقات کرتا ہے یقین کیا گیا ہے کہ وہ امیر کو اس امر کا یقین کرانے کے لئے آیا ہے کہ روسیوں کی رفاقت برٹش کی نسبت زیادہ قوی ہے +

لنڈن ۱۰ جنوری۔ پارلیمنٹ کی کارروائی کے بارہ میں کئی بار کیبنٹ کونسل منعقد ہوئی۔ آیرلینڈ میں اور ۵ اشخاص گرفتار ہوئے ہیں +

بنگلور ۱۱ جنوری۔ آج رات کو سر جیمس گارڈن صاحب کلکتہ میں جاکر چیف آفدی سٹار آف انڈیا کا خطاب حاصل کرنیکے لئے مدراس کیطرف نہضت فرمائی +

پیرس ۱۱ جنوری۔ چونکہ مرد کمیشن جس نے گریک ٹیب جانا تھا اکا م رہی ہے اسلئے بادوقار لوگوں کی کمیشن جا ہوگی +

قسطنطنیہ ۱۱ جنوری۔ سلطان نے زبرت پاشا کو پولیس کی بھرتی کیواسطے تعینات کیا ہے۔ باور کیا گیا ہے کہ انگریز افسروں کی تقرری سوائے بیکر پاشا کے فسخ کیجاویگی +

کلکتہ ۱۲ جنوری۔ آج کی کونسل واضعان آئین و قوانین میں مسٹر ٹنکوکس صاحب نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کی دخل کیواسطے اجازت حاصل کی جسکا مدعا یہ ہے کہ جن ریلوے یا گورنمنٹ کے ملازموں کی تنخواہیں ۲۰ روپیہ ماہواری سے کم ہیں وہ قرقی سے بالکل مستثنی کیجاویں۔ مسٹر کمبر صاحب نے مسودہ تحریرات منضبطہ آبپاشی کی اشاعت کی نسبت سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جو بدون مباحثہ کے منظور ہوئی۔ مسودہ امانت ہائے خانگی پاس ہوگیا ہے۔ مسٹر ایونز صاحب نے اسکی تائید میں ظاہر کیا کہ جو اعتراض اصل بل پر کئے گئے تھے وہ مسودہ حال میں شامل ہیں + کونسل ایک ہفتہ کیواسطے ملتوی ہوئی +

شملہ ۱۲ جنوری۔ کل شام سے پہلی دفعہ برف باری شروع ہوکر اب تک جاری ہے۔ زمین پر تین فٹ کی تہ جم گئی ہے اور برسنے کی امید ہے جس سے کچھ مدت تک شملہ کا یخ بستہ رہنا ممکن ہے +

بمبئی ۱۲ جنوری۔ حضور گورنر کل شام کو یہاں وارد ہوئے اور لیڈی فرگسن صاحبہ کے جنازہ کی رسم نہایت کیفیت مقام سوری میں جہاں کثرت سے لوگ جمع تھے بجالائی گئی +

کلکتہ - ۱۲ جنوری - ریاست کھٹمنڈو کے وزیر اعظم اور اُنکے عیال و اطفال کے برخلاف چند مفسدوں کی ایک سازش ثابت ہوئی جس میں سے کئی ایک شریر گرفتار ہوئے ہیں اور سب طرح خیریت ہے +

کلکتہ - ۱۲ جنوری - سیلکٹ کمیٹی نے مسودہ تحریرات مفسدانہ کی اشاعت کی نسبت حسب ذیل رپورٹ پیش کی ہے +

ہم سیلکٹ کمیٹی کے ممبر جنکو مسودہ ترمیم قانون فتنہ انگیز اشاعت کا تفویض ہوا تھا - رپورٹ کرتے ہیں کہ ہم نے بل پر غور کی ہے اور ہماری رائے میں اسمیں ترمیم کرنیکی کچھ ضرورت نہیں - اب بل شائع کیا گیا ہے - ہم سفارش کرتے ہیں کہ بعینہٖ منظور فرمایا جاوے +

ٹیونس - ۱۲ جنوری - تین فرانسیسی کاہن متعلقہ فریچ مشن گارڈ بمز میں مار ڈالے گئے ہیں +

کائرو - ۱۲ جنوری - برٹش کونسل جنرل نے مصری کونسل وزرائے کے پریزیڈنٹ سے بیان کیا کہ بالاجماع نوٹ سے محض انگلو فرینچ عہدنامہ کے مکرر مستقیم کرنیکا منشا تھا +

لنڈن - ۱۲ جنوری - مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے مواڈنیس بیان کیا کہ موجودہ پارلیمنٹ وہ انتظام کریگی جس سے کاشتکار اسامیوں کو فایدہ پہونچے +

اراضی کے ارزان کرنے اور انتقال کی سہولیت کے وسایل مسٹر لازم و ضروری ہیں تاہم ہر ایک پارلیمنٹ کی ابتدائی اصلاح کے قواعد پر منحصر ہے +

اشتہار

ازعدالت مسٹر کارشیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر منتظم جایداد ناداران مقام لودیانہ

مقدمہ نمبر - روڑا مل پسر جونی مل قوم بانیہ ساکن لودیانہ - مرجوعہ ۱۸۹۱ء

جو کہ روڑا مل پسر جونی مل قوم بانیہ ساکن لودیانہ نے درخواست اپنی حسب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ عدالت ہذا میں پیش کرکے بیان کیا کہ مبلغ سہ ﷲ ۔ ۳۵ کو قرضخواہان حسب ذیل کا دینا ہے لہذا اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان شتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو روڑا مل نادار سے روپیہ لینا ہو وہ اپنے عذرات مع ثبوت عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کرے اسلئے واسطے سماعت عذرات قرضخواہان تاریخ پیشی مقدمہ ہذا ۱۰ جنوری ۱۸۹۲ء ۱ بجے قرار پائی ہے اگر کوئی قرضخواہ منذکرہ کا حاضر ہونے سے یا ثبوت کے پیش کرنے سے تاریخ معینہ پر قاصر ہویگا تو حسب تحریر نادار قرضہ اُسکا صحیح تصور ہوگا لہذا اشتہار اخبار میں بمنشاء دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ مشتہر ہوتا ہے +

مسٹر کارشیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ

فرد قرضخواہان روڑا مل نادار معہ تعداد قرضہ ہر ایک قرضخواہ

تارا چند ساہو لودیانہ - ۱۰ لعہ - بسنتی رام ساہو لودیانہ - ۱ عہ
رام دیال دیوی مل ساہو لودیانہ - ۱۰ عہ - دیو چند کھتری لودیانہ عہ
جھجو مل و گھنیشا مل بھابڑہ لودیانہ ۱۰ عہ - سوچیو و سلطان کھتری
اننت رام کھتری لودیانہ ۱۰ عہ - پورن مل کھتری پھلور - ۱۰ عہ
شیو مل بانیہ خود وسیہ لودیانہ ۱۰ر - شیو جی رام گماشتہ ٹوڈر مل ساہو
ٹوڈر مل و جگن داس لودیانہ - نربدچاں اگیربت لودیانہ عہ
سوہن مل کھتری لودیانہ لعہ - سعدی مل کھتری لودیانہ لعہ
ہیرا مل برہمن لودیانہ ۱۰ عہ - سوداگر مل و بہادر مل لودیانہ عہ
پربھو مل دکو ٹوڈر مل بھابڑہ لودیانہ عہ - لودھا مل کھتری لودیانہ عہ
دولو مل بانیہ لودیانہ - ۱ عہ - کرپا رام کھتری لودیانہ - عہ
دولو مل بزاز لودیانہ - عہ - جیا مل و بینی مل ... کھتری
ٹھٹا مل ساہو لودیانہ عہ - ... مل بانیہ لودیانہ - عہ - ... لودیانہ عہ
جسونت رائے بھابڑہ لودیانہ - عہ -

استفسار

اگر کوئی عالم علم الٰہی مسیحی بھائی صاحبان آیت ذیل کی شرح و تفسیر کسی نمبر کتاب کے بذریعہ نورافشاں فرماوینگے بعید از افادہ عوام نہوگا +

لو میں نے صرف اتنا پایا کہ خدا نے انسان کو سیدھا بنایا - پر انہوں نے بہت سی بندشیں تجویز کرکے باندھیں +

واعظ ۷ - ۲۹

المستفسر محمود مسیح ازبندرا بن ضلع متھرا - ۱۰ جنوری ۱۸۹۲ء

لودیانہ

ہمارے ضلع کے صاحبان مندرجہ ذیل کو سرکار نے فرزندان کے ساتھ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۶۴۰ کے بموجب عدالت ہائے دیوانی پنجاب کا اصالتاً حاضری سے بری فرماتے ہیں +

جناب شاہزادہ شاہ پور صاحب -
جناب شاہزادہ نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ -
جناب شاہزادہ سلطان سکندر صاحب -
جناب شاہزادہ سلطان جلال الدین صاحب -
جناب سردار اتم سنگھ صاحب رئیس راسپور -
جناب سردار بدن سنگھ صاحب رئیس ملود -
جناب سردار کشن سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار سنگت سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار البیل سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار ہرنام سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار ہری سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار شام سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار نندھان سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -
جناب سردار بساوا سنگھ صاحب رئیس لدھڑاں -

تمام ہفتہ ابر چھایا رہا اور دو مرتبہ کسیقدر تقاطر بھی ہوا - چار دن تو دھواں دھار دھوندھ چھائی رہتی ہے جس سے سردی زیادہ ہو گئی پنجاب کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر اضلاع میں ضرورت کے موافق بارش ہو گئی ہے +

جسطرح گوجرانوالہ اور لنڈی کے باشندگان شاکی ہیں کہ یہاں کوئی آنریری مجسٹریٹ مسلمان نہیں ہے اسیطرح لودیانہ کے اہل ہنود خواہشمند ہیں کہ یہاں مسلمان آنریری مجسٹریٹ ہیں ایسے ہندو بھی مقرر ہونے چاہیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا